کی اس کتاب میں درسی کتاب کے انداز سے علوم القرآن کے تمام پہلوؤں کا جامعیت اور اختصار سے لیکن بلند علمی معیار سے احاطہ کیا گیا ہے۔ جو افراد انگریزی میں علم دین حاصل کرنا چاہیں' اور ایسے لوگ اب کم نہیں ہیں' ان کے لیے بہت مفید اور بیش بہا کتاب ہے۔

مصنف نے جدید اور قدیم تمام مآخذ سے استفادہ کیا ہے۔ انھوں نے کوشش کی ہے کہ قاری کا تنقیدی نقطۂ نگاہ تشکیل پائے' صرف معلومات نہ ملیں۔ مباحث سے معاصر مفسرین سید ابوالاعلیٰ مودودی' مولانا امین احسن اصلاحی' حمیدالدین فراہی اور محمد اسد کے قیمتی کام کا اندازہ ہوتا ہے۔ قرآن کی حفاظت' اسباب نزول' محکمات و متشابہات' مکی اور مدنی سورتیں' سورتوں کی ترتیب' ناسخ منسوخ سب ہی موضوعات پر ابواب قائم کیے گئے ہیں۔ نظم قرآن کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ ایک باب قرآنی اصطلاحات پر ہے جس میں معروف اصطلاحات ایمان' صوم' صلوٰۃ' صبر' شکر' توکل وغیرہ کا مفہوم قرآن میں ان کے تذکرے سے متعین کیا گیا ہے۔ مصنف نے اعجاز القرآن کی بحث کو غیر عربوں کے لیے غیر مفید قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں زیادہ بحث لغت کی ہے' اس کے بجائے قرآن کی سند (authenticity) پر باب قائم کیا ہے۔

یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ کتاب پاکستان میں کسی شائق کو کس طرح دستیاب ہوگی (مسلم سجاد)۔

**بیسویں صدی کے رسولؐ نمبر**' پروفیسر محمد اقبال جاوید۔ ناشر: فروغ ادب اکادمی' ۱۰۸ بی سیٹلائٹ ٹاؤن' گوجرانوالہ۔ صفحات: ۵۹۲۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ محبت ایک کلمہ گو کے ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔ خالق کائنات سے محبت کا قرینہ بھی حُبِ رسولؐ سے پھوٹتا ہے' اور ان دونوں محبتوں کا منطقی نتیجہ اُخروی اور ابدی زندگی میں کامیابی ہے۔

گوجرانوالہ کے معروف استاد اقبال جاوید صاحب نے نصرت الٰہی کے سائے میں فرہادی جذبے کو کنی کو بنیاد قرار دیتے ہوئے یہ انوکھا ہدف منتخب کیا کہ' وہ رسائل' جرائد اور اخبارات کے رسول نمبروں پر تحقیق و تعارف کا کام کریں گے۔ کئی حوالوں سے یہ کام اہم ہے۔ ان خاص اشاعتوں میں بہت سے ایسے لوگوں کے مضامین شامل ہیں جو صاحب کتاب نہ تھے' سو ان کی محبتوں' الفتوں اور بے قراریوں کا حال صرف ان رسائل میں شامل مضامین ہی سے معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ ان میں ایک حد تک روایتی مضامین بھی ہیں' تاہم ان میں مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں کے آشوب عصر کے محسوسات اور حب رسولؐ کی جھلکیاں بھی موجود ہیں۔ یوں ان رسائل کا وسیع کینوس' سیرت پاکؐ کی روشنی میں انسانی زندگی کو ایک وسیع تناظر میں دیکھنے کا وسیلہ بن گیا ہے۔